بجواب "ائمۂ تلبیس" تالیفِ ابو القاسم صاحب رفیق دلاوری

مؤلفہ

سید نجم الدین ندوی

منشی فاضل، فضل العلماء ([illegible])

التماس

یہ کتاب "ائمہ تلبیس یا غارتگران ایمان" کے نام سے شائع ہوئی ہے جسکے مؤلف نے مدعیان الوہیت و نبوت و مسیحیت و مہدیت کے حالات لکھنے کا دعوےٰ کیا ہے۔

اس کتاب میں ایسے لوگوں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے جو مذکورہ معیار پر صحیح نہیں اترتے۔ اور بعض ایسے لوگوں کا ذکر چھوڑ دیا گیا ہے جو اسی قسم کے دعاوی رکھتے تھے۔ عموماً تمام حالات کے بیان کرنے میں تعصب و عناد اور سخت کلامی سے کام لیا گیا ہے جو تذکرہ نویسی کے فرائض کے خلاف ہے۔

جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے انھیں زر طلب اور شارع اسلام سے دور ثابت کرنے پر زور دیا گیا ہے حالانکہ ان میں بعض ایسے ہیں جن کی نسبت ایسا خیال کرنا درست نہیں۔

تذکرہ نویسی کی اصلی غرض لوگوں کو صحیح معلومات حاصل کرانا ہے اگر ناظرین کے روبرو صحیح واقعات پیش نہ ہوں تو اس سے اصلی غرض پوری نہ ہوگی۔ خصوصاً جس غلط بیانی سے کسی کی نسبت غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہو تو اس سے اتحاد اسلامی کو نقصان پہونچے اور مسلمانوں میں باہمی فرق پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

اس وقت کل کتاب پر تبصرہ کرنا مقصود نہیں اور نہ اس سے بحث ہے کہ دوسرے تمام صاحبان تذکرہ کے حالات اور ان کے ماخذ کہاں تک صحیح ہیں۔ اس وقت اس کتاب کے صرف اس حصہ سے متعلق جناب مؤلف کو نمونۃً بعض اصولی اور اہم غلطیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جو حضرت سید محمد جونپوریؑ اور مہدویہ سے تعلق رکھتا ہے۔

چونکہ اس سے دوسرے برادران اسلام کو مذہب مہدویہ اور مہدویہ کی نسبت غلط فہمی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اسلئے اس مختصر مضمون کو رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ عام برادران اسلام کے لئے انکشاف حقیقت کا اور مہدویہ کے لئے ترقی معلومات کا باعث ہو۔ فقط

السید نجم الدین غفرلہ
منشی فاضل۔ افضل العلماء

کتاب "التنقیص" دیکھی (بلکہ) اُس کے دیکھنے سے اور بہت سے
شکوک و شبہات جو ایک متلاشیٔ حق و صداقت کے ذہن میں پیدا ہونے کی
گنجائش ہے اُن سب سے اِس وقت قطع نظر کرتے اور اِس کام کو کسی اور
فرصت پر موقوف رکھتے ہوئے فی الحال مؤلف صاحب کی توجہ اِس کتاب کے صرف
اُن مباحث کی طرف مبذول کرانا مقصود ہے جو حضرت سید محمد جونپوری
علیہ السلام اور مہدویہ کے حالات و واقعات اور معتقدات سے متعلق درج
کیے گئے ہیں۔

متعدد مقامات پر اعتراف کیا گیا ہے کہ آپ کی اِس تحریر کا ماخذ
"ہدیۂ مہدویہ" (مؤلفہ مولوی ابو رجا نعمان خاں صاحب) ہے اور
اکثر مقامات پر "ہدیۂ مہدویہ" کے حوالے بھی درج کیے گئے ہیں جن سے اِس اعتراف کی تائید
ہوتی ہے لہٰذا اِس اعتراف کے مدِنظر حسبِ ذیل سوالات قابلِ غور اور جواب طلب ہیں۔

(۱) جناب نے "ہدیۂ مہدویہ" کے مندرجہ مضامین کے صحیح یا غلط ہونے کی
کس حد تک جانچ پڑتال کی اور اس جانچ پڑتال کے لیے کون سے [illegible] (ماخذ) [illegible] کیے

(۲) اگر دریافت صحت کے کوئی ذرایع بہم پہنچائے گئے ہیں تو اُن کی توضیح فرمائی جائے تا کہ متلاشیانِ حق و صداقت اُن جانچ پرتال کے ذرایع کو بھی جانچ سکیں۔

(۳) اگر کسی تحقیق و تنقید کے بغیر "ہدیۂ مہدویہ" کے مندرجہ مضامین اخذ کرلئے گئے ہیں تو بتایا جائے کہ ایسا کرنا کہاں تک حق بجانب ہوسکتا ہے جبکہ "ہدیۂ مہدویہ" کے مؤلف نے اقرار و اظہار کیا ہے کہ یہ کتاب "مہدویہ" کے رد میں لکھی گئی ہے۔ مزید براں خود مؤلف صاحب ہدیہ" کی بدزبانی و بدگوئی۔ واقعات و عقائد میں تحریف لفظی و معنوی۔ اور سب سے بڑھ کر ان کا دلخراش پیرایۂ نگارش جو طعن و تشنیع اور استہزاء و توہین سے مملو ہے اِس حقیقت کو کالنور علیٰ شاہق الطور ظاہر کرتا ہے کہ مؤلف صاحب ہدیہ" مہدویہ کے مقابلہ میں صاف معاندانہ یا کم از کم فریق مخالف کی حیثیت ضرور رکھتے ہیں۔ پس کسی معاند یا فریق مخالف کے کسی ایسے بیان سے جس پر کسی قسم کی تنقید و تحقیق نہ کی گئی ہو اور اُس کے فریق متقابل کی طرف سے اُس کی کیا تردید یا صفائی پیش کی گئی ہے یا کم سے کم اسکی اصلیت کے متعلق اس فریق کو اقرار ہے یا انکار۔ ان سب ضروری اُمور سے اِغماض کرتے ہوئے بھی جیسا آپ نے کیا ہے اُس کے فریق مقابل یعنے "مہدویہ" پر کوئی الزام قانوناً یا شرعاً ثابت ہوسکتا ہے؟

(۴) اگر کسی فریق مخالف کے محض بیان سے اس کے فریق مقابل پر کسی طرح کا الزام عائد کرنا قانوناً و شرعاً درست نہیں تو پھر آپ کا "ہدیۂ مہدویہ" کے مندرجہ مضامین کو اُسی حالت میں بغیر تنقید و تحقیق اور جانچ پرتال کے اپنی کتاب "تمہید"